عقیدہ ختم نبوت

(قرآن و حدیث کی روشنی میں)

ابو اسامہ مولانا ظفر القادری بکھروی

قرآن وسنت کی روشنی میں
عقیدہ ختم نبوت

ابو اسامہ ظفر القادری بکھروی

الحمد للہ رب العالمین والصلواۃ والسلام علیٰ سید الانبیاء والامرسلین اما بعد.

حضرت محمد ﷺ آخری نبی ہیں۔اس میں کسی ایمان والے کو کوئی شک نہیں۔اور جو کوئی شک کرے اس کے بے ایمان ہونے میں شک نہیں۔عقیدہ ختم نبوت کے مفہوم کے قطعی اور حضور ﷺ کے بعد نبوت و رسالت کے کلی انقطاع پر اکابرین اس حد تک ایمان ویقین سے سرشار اور اس میں رخنہ اندازی سے بے زار ہیں۔کہ انھوں نے برملا اعلان کر دیا۔کہ اگر کوئی شخص کسی مدعی نبوت سے اس کے دعویٰ پر دلیل یا نبوت کا معجزہ طلب کرتا ہے تو اسکا یہ فعل بھی اسے ایمان سے محروم کرنے اور کفر کا مرتکب ثابت کرنے کیلیے کافی ہے۔اور یہ اس لیے کہ دلیل یا معجزہ طلب کر کے اس نے اس امکان کو تسلیم کر ہی لیا۔کہ حضور ﷺ کے بعد کوئی شخص نبی بن سکتا ہے۔لہذا کسی ایمان والے سے یہ توقع نہیں ہے۔مگر یہ تحریر اس لیے ہے کہ گمراہ لوگوں خصوصاً ہمارے ملک پاکستان میں قادیانیوں کی طرف سے گمراہ کن لٹریچر شائع ہوتا رہتا ہے۔بلکہ سکولوں میں ٹیچر ہیں۔اور اپنے شاگردوں کو وسوسوں میں مبتلا کرتے ہیں۔یہ تحریر انہی وسوسوں کو دور کرنے کے لیے ہے۔پہلے قرآن کریم سے حضور ﷺ کا آخری نبی ہونا ملاحظہ فرمایئے۔

"""قرآن کریم اور خاتم النبین"""

آیت نمبرا۔

ما کان محمد ابا احد من رجالکم ولکن رسول اللّٰہ و خاتم النبیین O

محمد ﷺ تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں ہیں۔لیکن وہ اللہ کے رسول ہیں۔اور خاتم النبیین۔(پارہ ۲۲ احزاب آیت ۴۰ ع ۲)

خاتم کے معنی علامہ راغب اصفہانی لکھتے ہیں!

(وخاتم النبیین) لانہ ختم النبوۃ ای تمھا بمجیہ۔

آپ خاتم النبیین اس لیے ہیں کہ آپ نے نبوت کو ختم کر دیا۔(المفردات ص ۱۴۳ مطبوعہ ایران)

۲)علامہ ابن منظور افریقی لکھتے ہیں!

وختام القوم و خاتمهم و آخرهم عن اللحياني محمد ﷺ خاتم الانبياء عليه و عليهم الصلاة والسلام۔التهذيب والخاتم والخاتم من اسماء النبي ﷺ وفي التنزيل العزيز۔ما كان محمد ابا احد من رجالكم ولكن رسول الله و خاتم النبيين۔اى آخرهم وقد قرئ وخاتم انما جله على القراة المشهورة نكسر من اسماء العاقب ايضا و مضاه آخر الانبياء۔ختام القوم،خاتم القوم،اور خاتم القوم کا معنی ہے۔آخر القوم۔لحیانی سے منقول ہے کہ محمد ﷺ خاتم الانبیاء ہیں۔تہذیب میں خاتَم اور خاتِم دونوں نبی ﷺ کے اسماء ہیں۔قرآن مجید میں ہے۔ماکان محمد ابا احد من رجالکم و لکن رسول اللّٰہ و خاتم النبیین۔خاتِم اور خاتَم قرآن مجید کی دو قرأتیں ہیں۔اور خاتَم کی قرأت خاتِم پر محمول ہے۔دونوں کا معنی ہے آخر النبیین آپ کے اسماء میں سے عاقب بھی ہے۔اور اسکا معنی ہے آخر الانبیاء۔(لسان العرب ج۲ص۱۰ مطبوعہ ایران)

۳)علامہ سید زبیدی لکھتے ہیں:

والخاتم من كل شئى عاقبة وآخرة كخاتمته والخاتم آخر القوم كالخاتم و منه قوله تعالىٰ وخاتم النبيين اى آخرهم۔

ہر چیز کا خاتم اس کے بعد آنے والا اور اسکا آخر ہے جیسا کہ خاتمہ اخیر میں ہوتا ہے۔اور خاتَم خاتِم کی طرح قوم کے آخری شخص کو کہتے ہیں۔اللہ تعالیٰ کا قول خاتم النبیین اس معنی میں ہے۔(تاج العروس ج۸ص۲۶۷ مطبوعہ مصر)

۴)مرزا غلام احمد قادیانی لکھتا ہے!

ماکان محمد ابا احد من رجالکم ولکن رسول الله وخاتم النبیین ۔(الاحزاب ۴۱) یعنی محمد ﷺ تم میں سے کسی مرد کا باپ نہیں ہے۔ مگر وہ رسول اللہ ہے۔ اور ختم کرنے والا ہے نبیوں کا۔ یہ آیت بھی صاف دلالت کر رہی ہے کہ بعد ہمارے نبی ﷺ کے کوئی رسول دنیا میں نہیں آئے گا۔ (نوٹ۔ اصل کتاب میں آیت ۴۱ ہی لکھا ہے)(ازالہ اوہام ص ۶۱۴، روحانی خزائن نمبر ۳ ص ۴۳۱ مرزا قادیانی)

دوسری جگہ مرزا لکھتا ہے!

"ماکان محمد ابا احد من رجالکم و لکن رسول الله و خاتم النبیین ۔ یعنی محمد (ﷺ) تمہارے مردوں میں کسی کے باپ نہیں۔ ہاں وہ اللہ کے رسول اور نبیوں کو ختم کرنے والے ہیں۔ کیا تو نہیں جانتا۔ کہ فضل اور رحم کرنے والے رب نے ہمارے نبی ﷺ کا نام بغیر کسی استثناء خاتم رکھا اور آنحضرت ﷺ نے لا نبی بعدی سے طالبوں کے لیے بیان واضح سے اسکی تفسیر کی ہے کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں۔ اور اگر ہم آنحضرت ﷺ کے بعد کسی نبی کے ظہور کو جائز قرار دیں تو ہم وحی نبوت کے دروازہ کے بند ہونے کے بعد اس کا کھلنا جائز قرار دیں گے۔ جو بالبداہت باطل ہے۔ جیسا کہ مسلمانوں پر مخفی نہیں۔ اور ہمارے رسولؐ کے بعد کوئی نبی آ کیسے سکتا ہے۔ جبکہ آپکی وفات کے بعد وحی منقطع ہو گئی ہے۔ اور اللہ نے آپؐ کے ذریعہ نبیوں کا سلسلہ ختم کر دیا۔ (حمامۃ البشریٰ ص ۸۱ تا ۸۴ طبعۃ الاولیٰ ۱۳۱۱ھ مندرجہ روحانی خزائن نمبر ۷ ص ۲۰۰ تا ۲۰۱ از مرزا غلام احمد قادیانی)

آیت نمبر ۲:

وما ارسلنک الا رحمۃ للعالمین ٥

اور ہم نے آپ کو سارے جہانوں کے لیے رحمت بنا کر بھیجا۔ (پارہ ۱۷ سورۃ الانبیاء آیت ۱۰۷)

اس آیت میں بھی واضح ہے کہ حضور ﷺ سارے جہانوں کیلیے رحمت ہیں۔ لہذا اگر کوئی اور نبی بن کر آنے کا

امکان ہوتا تو وہ اپنی امت یا قوم کیلئے رحمت ہوتا۔ مگر اس آیت مقدسہ نے ان سارے احتمالوں کو ختم کر دیا لہذا آپ ﷺ اللہ تعالیٰ کے آخری نبی ہیں۔

آیت نمبر۳:

تبارک الذی نزل الفرقان علیٰ عبدہٖ لیکون للعالمین نذیراo

بہت برکت والا ہے۔ جس نے اتارا قرآن اپنے بندہ خاص پر تا کہ تمام جہانوں کو ڈر سنانے والا ہو۔(پارہ ۱۸ سورۃ الفرقان آیت ۱ ع ۱۴)

اس آیت نے بھی ہمیں بتایا کہ آپ کے بعد کوئی ڈر سنانے والا نہیں آئے گا ورنہ آپ کو سارے جہانوں کا ڈر سنانے والا بنانے کا مقصد فوت ہو جاتا ہے۔ لہذا آپ ہی آخری نبی یعنی ڈر سنانے والے اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہیں۔

آیت نمبر۴:

لا یستوی منکم من انفق من قبل الفتح و قاتل ط اولئک اعظم درجۃ من الذین انفقوا من م بعد و قاتلوا ط

تم میں سے وہ شخص جس نے فتح مکہ سے پہلے خرچ کیا اور لڑائی کی برابر نہیں۔ یہ لوگ بڑے ہیں درجوں میں ان لوگوں سے جنھوں نے اس کے بعد خرچ کیا اور لڑائی کی۔(پارہ ۲۷ سورۃ الحدید آیت ۱۰ ع ۱۷)

غیر نبی کسی نبی سے درجے میں بڑا نہیں ہوتا۔ اگر کوئی نبی آنا ہوتا تو فتح مکہ سے پہلے صحابہ کرام جو غیر نبی ہیں اللہ تعالیٰ انکا درجہ بڑا نہ کرتا۔ یہ آیت بھی بتاتی ہے کہ حضور ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں بلکہ آپ ہی آخری نبی ہیں۔

آیت نمبر۵:

الیوم اکملت لکم دینکم
واتممت علیکم نعمتی و
رضیت لکم الاسلام دیناo

آج میں نے تمہارے لیے دین مکمل کر دیا
اور تم پر اپنی نعمت پوری کر دی۔ اور تمہارے
لیے اسلام کو بطور دین پسند کر لیا۔ (پارہ ۶
سورۃ مائدہ آیت ۳ ع ۵)

دین اسلام کا کامل ہونا اور نعمت الٰہی کا پورا ہونا اس بات کو مستلزم ہے کہ اب نبیوں کے آنے کا سلسلہ ختم ہو چکا ہے۔ کیونکہ اگر نزول قرآن کے مکمل ہونے کے بعد بھی نبوت جاری رہے اور وحی نازل ہوتی رہے تو پھر نعمت الٰہی کا سلسلہ جاری رہے گا اور یہ آیت اس کے خلاف ہے۔ لہٰذا حضور ﷺ ہی آخری نبی ہیں۔

آیت نمبر ۶:

والذین یؤمنون بما انزل الیك
وما انزل من قبلك و بالاخرۃ هم
یوقنون oاولٰئك علیٰ هدی من
ربهم و اولٰئك هم المفلحون o

جو لوگ اس (وحی) پر ایمان لاتے ہیں
۔ جو آپ پر نازل کی گئی۔ اور جو آپ سے
پہلے نازل کی گئی۔ اور وہ آخرت پر یقین
رکھتے ہیں۔ یہی لوگ اپنے رب کی طرف
سے ہدایت پر ہیں۔ اور یہی لوگ فلاح
پانے والے ہیں۔ (پارہ ۱ سورۃ البقرۃ
آیت ۴،۵)

ان آیات سے معلوم ہوا کہ صرف انبیاء سابقین اور نبی ﷺ کی طرف نازل ہونے والی وحی پر ایمان لانا ضروری ہے۔ اور اسی پر اخروی فلاح ہے۔ اگر نبی ﷺ کے بعد بھی کوئی نبی ہوتا تو اللہ رب العزت اس پر ایمان لانے کا اور وحی نازل کرنے کا ذکر فرماتا۔ لہٰذا حضور ﷺ ہی آخری نبی ہیں۔

آیت نمبر ۷:

یاایها الذین اٰمنوا اطیعوا اللّٰه
واطیعوا الرسول و اولی الامر
منکم o

اے ایمان والو اللہ کی اطاعت کرو اور
رسول کی اطاعت کرو اور انکی جو امر
والے ہوں۔ (پارہ ۵ سورۃ النساء آیت
۵۹ ع ۵)

اس آیت مقدسہ میں اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ ﷺ کے بعد اولی الامر (یعنی صاحبان امر۔علماء یا حکام) کی اطاعت کا حکم دیا ہے۔اگر آپ کے بعد کسی نبی کا آنا ممکن ہوتا تو اولی الامر سے پہلے اس نبی کی پیروی کا حکم دیا جاتا۔لہٰذا اور کوئی نبی نہیں آئے گا۔

آیت نمبر ۸:

و من یشاقق الرسول من بعد ما تبین لہ الھدی و یتبع غیر سبیل المؤمنین نولہ ماتولیٰ و نصلہ جھنم ط و ساءت مصیرا O

اور جو شخص سیدھا راستہ روشن ہونے کے بعد رسول کی مخالفت کرے۔اور مسلمانوں کی راہ کے خلاف چلے تو وہ جس طرف پھرے۔ہم اس کو اسی طرف پھیر دیں گے۔اور اس کو جہنم میں پہنچائیں گے۔اور کیا ہی برا ٹھکانہ ہے۔(پارہ ۵ سورۃ النساء آیت ۱۱۵ ع ۱۴)

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے حضور ﷺ کے بعد سبیل المؤمنین (اجماع امت) کی پیروی کا حکم دیا۔اور اگر حضور ﷺ کے بعد کوئی نبی ہوتا تو اجماع امت سے پہلے اس کی پیروی کا حکم ہوتا۔لہٰذا آپ کے بعد کوئی نبی نہیں۔

آیت نمبر ۹:

قل یاایھاالناس انی رسول اللہ الیکم جمیعا ط

آپ فرما دیجئے کہا۔لوگو! بے شک میں تم سب کی طرف اللہ کا رسول ہوں۔(پارہ ۹ سورۃ الاعراف آیت ۱۵ ع ۱۰)

اس آیت سے بھی وجہ استدلال یہی ہے کہ اگر آپ کے بعد کسی اور نبی کا آنا جائز ہوتا پھر آپ لوگوں کے رسول نہ ہوئے کیونکہ بعض لوگوں کا رسول کوئی اور ہے۔اور یہ آیت اس کے خلاف ہے۔لہٰذا نبی کریم ﷺ ہی آخری نبی ہیں۔اور بہت آیات پیش کی جا سکتی ہیں ادنیٰ سی سمجھ والا آدمی بھی ان آیات کے ہوتے کسی اور نبی کے آنے کا تصور نہیں کر سکتا۔

اب احادیث مقدسہ سے حضور ﷺ کا آخری نبی ہونا بیان کیا جاتا ہے۔

حدیث نمبر ۱:

امام بخاری علیہ الرحمہ روایت فرماتے ہیں کہ!

"حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ کہ نبی ﷺ نے فرمایا۔ بنی اسرائیل کے انبیاء ان کا سیاسی نظام چلاتے تھے۔ جب بھی کوئی نبی فوت ہوتا تو دوسرا نبی اسکا خلیفہ ہو جاتا۔ اور بے شک میرے بعد کوئی نبی نہیں"۔ (بخاری شریف ج ۱ ص ۴۹۱ مطبوعہ کراچی) (مسلم شریف ج ۲ ص ۱۲۶) (مسند احمد ۲/ ۲۹۷)

حدیث نمبر ۲:

"حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ کہ غزوہ تبوک میں رسول اللہ ﷺ نے حضرت علی بن ابی طالب کو اپنے پیچھے چھوڑ دیا۔ حضرت علی نے کہا۔ یا رسول اللہ ﷺ آپ مجھے عورتوں اور بچوں میں چھوڑ رہے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا۔ کیا تم اس بات سے راضی نہیں ہو کہ تم میرے لیے ایسے ہو جیسے حضرت موسیٰ کیلیے ہارون تھے۔ البتہ میرے بعد کوئی نبی نہیں"۔ (صحیح مسلم ۲/ ۲۷۸ صحیح بخاری ۲/ ۶۳۳ جامع ترمذی ص ۵۳۴،۵۳۵ طبع کراچی ابن ماجہ ص ۱۲ مسند احمد ج ۱ ص ۱۸۳،۱۸۲،۱۷۷)

حدیث نمبر ۳:

امام بخاری علیہ الرحمہ روایت کرتے ہیں کہ!

"اسماعیل بیان کرتے ہیں کہ میں نے ابن ابی اوفی سے پوچھا۔ کیا آپ نے نبی ﷺ کے صاحبزادے حضرت ابراہیم کو دیکھا۔ انھوں نے کہا۔ وہ بچپن میں فوت ہو گئے۔ اگر آپکے بعد کسی نبی کا مقدر ہوتا تو آپ کے صاحبزادے زندہ رہتے۔ لیکن آپ کے بعد کوئی نبی مبعوث نہیں ہوگا"۔ (صحیح بخاری ج ۲ ص ۹۱۴ مطبوعہ کراچی)

حدیث نمبر ۴:

امام مسلم علیہ الرحمہ روایت نقل فرماتے ہیں کہ!

"حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ! رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میری مثال اور انبیاء (سابقین) کی مثال ایسی ہے جیسے کسی نے ایک گھر بنایا۔ اور اس کو مکمل اور کامل کیا۔ مگر ایک اینٹ کی جگہ رہ گئی۔ لوگ اس گھر میں داخل ہوتے اور اس گھر کو دیکھ کر خوش ہوتے۔ اور کہتے کہ ایک اینٹ کیوں نہ رکھی دی گئی۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں اس اینٹ کی جگہ آیا ہوں۔ اور میں نے انبیاء (کی آمد) کو ختم کر دیا۔ (ابو ھریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ فرمایا میں ہی وہ اینٹ ہوں اور میں خاتم النبیین ہوں۔ اور اسی طرح ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے"۔ (صحیح مسلم باب نبی ﷺ کے خاتم النبیین ہونے کا بیان رقم الحدیث ۵۸۴۶، ۵۸۴۵، ۵۸۴۴ مطبوعہ لاہور)

حدیث نمبر ۵:

"امام ترمذی علیہ الرحمہ روایت کرتے ہیں کہ! حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا! میرے بعد رسالت اور نبوت منقطع ہو گئی ہے۔ پس میرے بعد کوئی رسول مبعوث ہوگا نہ نبی"۔ (جامع ترمذی ص ۳۳۱ طبع کراچی مسند احمد ج ۳ ص ۲۶۸ رقم الحدیث ۱۳۸۶۰، صحیح الحاکم ۴/۳۹۱ و قال الترمذی حسن و قال البانی صحیح الاسناد۔ الترمذی ۲۲۷۲، مستدرک حاکم ۴/۳۹۱، المصنف ابن ابی شیبہ ج ۱۱ ص ۵۳ مطبوعہ کراچی)

حدیث نمبر ۶:

علامہ ہیثمی بیان کرتے ہیں کہ!

"حضرت ابو الطفیل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میرے بعد نبوت نہیں ہے البتہ سچے خواب دکھائے جائیں گے۔ اس حدیث کو امام احمد اور امام طبرانی نے روایت کیا۔ اور اسکے راوی ثقہ ہیں"۔ (مجمع الزوائد ج ۷ ص ۱۷۳)

حدیث نمبر ۷:

حضرت حذیفہ بن اسید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا! نبوت رخصت ہوگئی۔ اب میرے بعد نبوت نہیں ہے۔ البتہ سچے خواب ہیں (اس حدیث کو

امام

طبرانی اور امام بزاز نے روایت کیا ہے اور امام طبرانی کے راوی ثقہ ہیں۔ (مجمع الزوائد ج ۳ ص ۱۷۳، صحیح ابن حبان ج ۸ ص ۱۱۶ مطبوعہ بیروت)

حدیث نمبر ۸:

امام ترمذی علیہ الرحمہ روایت کرتے ہیں کہ!

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب تک میری امت کے قبائل مشرکین کے ساتھ لاحق نہ ہوں۔ اور جب تک بتوں کی عبادت نہ کی جائے۔ اس وقت تک قیامت قائم نہ ہوگی۔ اور عنقریب میری امت میں تیس کذاب ہوں گے۔ جن میں سے ہر ایک نبوت کا دعویٰ کرے گا۔ حالانکہ میں خاتم النبیین ہوں۔ اور میرے بعد کوئی نبی نہیں۔ (یہ حدیث صحیح ہے۔) جامع ترمذی ص ۳۲۳ طبع کراچی، ابوداؤد/ ۳۲۸ طبع لاہور، مسند احمد ج ۵ ص ۲۷۸ رقم الحدیث ۲۲۷۵۶ مطبوعہ بیروت، دلائل النبوۃ ج ۶ ص ۳۸۰ طبع بیروت۔

حدیث نمبر ۹:

امام احمد بن حنبل علیہ الرحمہ روایت کرتے ہیں۔

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دن ہمارے پاس رسول اللہ ﷺ الوداع ہونے والے شخص کی طرح تشریف لائے۔ اور آپ نے تین بار فرمایا۔ میں محمد نبی امی ہوں۔ میرے بعد کوئی نبی نہ ہوگا۔ (مسند احمد ج ۲ ص ۲۱۲، ۲۱۷، رقم الحدیث ۶۹۸۱، ۷۰۶۶ طبع بیروت)

حدیث نمبر ۱۰:

حضور ﷺ ارشاد فرماتے ہیں!

جب مجھے آسمان کی سیر کرائی گئی تو مجھے میرے رب نے اپنے قرب سے نوازا حتیٰ کہ میرے اور ان (اللہ تعالیٰ) کے مابین دو کمانوں یا اس سے بھی کم کا فاصلہ رہ گیا۔ اس وقت آقا (اللہ تعالیٰ) مجھ سے مخاطب ہوئے اور فرمایا یا حبیبی! یا محمد! اے میرے محبوب محمد۔ میں نے جواب دیا۔ لبیك یا رب۔ میرے آقا حاضر ہوں ۔آپ کے حضور۔قال ۔ھل غمك ان جعلتك آخر النبیین؟ اس بات نے آپکو غمزدہ تو نہیں کیا کہ آپ ﷺ کو آخری نبی بنا دیا گیا۔قلت۔یا رب لا ۔میں نے عرض کیا۔ میرے رب اس فیصلے نے مجھے پریشان نہیں کیا۔ قال لحبیبی ھل غمك امتك ان جعلتھم آخر الامم؟ فرمایا! کیا آپکی امت کو اس بات نے جلائے غم تو نہیں کیا۔ کہ میں نے انہیں آخری امت بنایا ہے۔ (کنز العمال علی حاشی مسند احمد ص ۳۹۱ بحوالہ ثبوت حاضر ہیں)

الحمد للہ ہم نے قرآن وسنت کی روشنی میں دلائل سے ثابت کیا کہ حضرت محمد مصطفےٰ احمد مجتبیٰ ﷺ ہی آخری نبی ہیں ۔آخر میں منکرین ختم نبوت کے دلائل جو وہ اپنے زعم میں قرآن وسنت سے پیش کرتے ہیں ۔ انکا رد ملاحظہ فرمایئے۔تا کہ ذہنوں میں شک وشبہ نہ رہے۔ پہلے قرآنی استدلال۔

قرآن سے منکرین ختم نبوت کے استدلال کا جواب:

آیت نمبر ا:

اللہ تعالیٰ قرآن میں ارشاد فرماتا ہے! "ولکل قوم ھاد "ہر قوم کا ایک ہدایت والا ہے۔ (سورۃ رعد آیت ۷) اس آیت کی روح سے ہندوستان کی قوم لیے بھی ایک ھادی ہونا چاہیے ۔ اور وہ مرزا غلام احمد قادیانی ہے۔

جواب: سب سے پہلے قومیت کی بنیاد علاقہ، زبان نہیں ہے اور پھر اس آیت میں ھادی عام ہے۔ کہ وہ رسول یا نبی ہو یا عالم دین ۔ اور اسکے بعد یہ کہاں سے لازم آ گیا کہ اگر ہندوستان کے لیے کوئی ھادی ہو تو وہ مرزا قادیانی ہی ہے ۔ اور صحیح جواب یہ ہے کہ یہ استدلال ہی غلط اور قرآنی مفہوم کے خلاف ہے۔ پوری آیت پڑھیے اور ان کا استدلال دیکھیے۔آیت اس طرح ہے۔و یقول الذین کفروا لو لا انزل علیه ایة من ربه ط انما انت منذر ولکل قوم ھاد۔ترجمہ: اور کافر کہتے ہیں کہ ان (نبی ﷺ) پر انکے رب کی طرف سے کوئی آیت کیوں نہ نازل

ہوئی۔(یہ آپکا کام نہیں آپ تو صرف ڈرانے والے ہیں۔اور ہر قوم کو ہدایت دینے والے ہیں۔(سورۃ رعد آیت ۷ پارہ ۱۳ ع ۷) پوری آیت سے معلوم ہوا کہ قادیانیوں کا استدلال سوائے دھوکہ کے اور کچھ نہیں۔

آیت نمبر ۲:

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے!

ولقد جاء کم یوسف من قبل بالبینٰت فما زلتم فی شك مما جاء کم به ط حتی اذا هلك قلتم لن یبعث الله من بعدہ رسولا ط ترجمہ: بے شک اس سے پہلے تمہارے پاس یوسف کھلی نشانیاں لے کر آئے۔اور جو وہ تمہارے پاس لے کر آئے تم اس میں ہمیشہ شک کرتے رہے۔یہاں تک کہ وہ فوت ہوگئے تو تم نے کہا۔اب اس کے بعد اللہ تعالیٰ ہرگز کوئی رسول نہیں بھیجے گا۔(سورۃ مومن آیت ۳۴) منکرین ختم نبوت کہتے ہیں۔کہ اس آیت سے معلوم ہوا کہ رسول کے نہ آنے اور ختم نبوت کا عقیدہ کفار کا ہے۔لہٰذا یہ عقیدہ درست نہیں جس طرح حضرت یوسف علیہ السلام کے بعد نبی آتے رہے۔اسی طرح اب بھی نبی آئیں گے۔

جواب: یہ استدلال درست نہیں اسلیے کہ کفار کا عقیدہ بلا دلیل تھا۔اور ہمارا عقیدہ قرآن اور فرمان رسول ﷺ کی وجہ سے ہے جو آپ نے پہلے ملاحظہ فرمایا۔

آیت نمبر ۳:

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے!

اللّٰہ یصطفیٰ من الملائکة رسلا و من الناس ترجمہ: اللہ چن لیتا ہے فرشتوں میں سے اور انسانوں میں سے۔(سورۃ حج آیت ۷۵) منکرین ختم نبوت کہتے ہیں۔کہ اس آیت سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ کی یہ سنت جاریہ ہے۔کہ وہ رسول بھیجتا رہتا ہے۔لہٰذا قیامت تک رسول آتے رہیں گے۔

جواب: اس کا جواب یہ ہے کہ کسی عبارت سے ایک عام قاعدہ ذکر کیا جاتا ہے۔اور پھر دوسری دلیل سے اسکی تخصیص بیان کر دی جاتی ہے۔مثلاً اللہ تعالیٰ نے انسان کی خلقت کا قاعدہ بیان کیا۔"خلق الانسان من نطفة" (سورۃ نحل آیت ۴) انسان کو نطفہ سے پیدا کیا گیا۔لیکن دوسری دلیل سے حضرت آدم علیہ السلام کی تخصیص فرما دی۔کہ انکو مٹی سے پیدا کیا گیا۔حضرت حوا کی تخصیص کی انکو حضرت آدم علیہ السلام کے نفس (جسم) سے پیدا کیا۔اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو بھی بغیر باپ کے پیدا کیا۔اسی طرح اللہ تعالیٰ کی سنت جاریہ ہے کہ اس نے حضرت آدم علیہ السلام سے لیکر نبی ﷺ تک نبی اور رسول بھیجے۔پھر ختم نبوت کی آیت بھیج کر اس سلسلہ کو منقطع کر دیا۔خلاصہ یہ کہ اس عام عبارت کی ختم

نبوت کی آیت نے تخصیص کردی۔

آیت نمبر۴:

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے!

ومن یطع اللّٰہ والرسول فاولٰئک مع الذین انعم اللّٰہ علیہم من النبیین والصدیقین والشہداء والصالحین و حسن اولٰئک رفیقاً o ترجمہ: جولوگ اللہ اور اسکے رسول کی اطاعت کریں گے۔ وہ اللہ کے انعام یافتہ لوگوں کے ساتھ ہونگے۔ جو انبیاء صدیقین شہداء اور صالحین ہیں۔ اور یہ کیا ہی اچھے رفیق ہیں۔ (سورۃ النساء آیت ۶۹)

منکرین کہتے ہیں۔ کہ اس آیت سے معلوم ہوا کہ اللہ اور اسکے رسول کی اطاعت سے صالح، شہید، صدیق اور نبی بن جاتے ہیں۔ لہٰذا جس طرح قیامت تک صالح، شہید، صدیق بنتے رہیں گے۔ اسی طرح نبی بھی بنتے رہیں گے۔

جواب: اسکا جواب یہ ہے کہ اس آیت میں کوئی لفظ ایسا نہیں جس کا معنی بننا ہو۔ اس آیت میں لفظ "مع" ہے۔ اسکا معنی معیت اور ساتھ ہوتا ہے۔ اور پھر آخر میں "حسن اولٰئک رفیقا" مذکور ہے۔ جو اس معنی کو اور واضح کردیتا ہے۔ حالانکہ اس آیت میں یہ بتلایا گیا ہے جو لوگ دنیا میں اللہ اور اسکے رسول کی اطاعت کریں گے آخرت میں انکی جزا یہ ہوگی کہ وہ نبیوں، صدیقوں، شہیدوں، اور صالحین کے ساتھ اور رفاقت میں ہونگے۔ نہ کہ وہ نبی بن جائیں گے۔

احادیث سے دلائل کے جوابات

حدیث نمبر۱:

ختم نبوت کے منکرین مسلم شریف کی ایک روایت پیش کرتے ہیں۔ کہ امام مسلم روایت کرتے ہیں!

عن ابی حریرۃ قال قال رسول اللّٰہ ﷺ فانی آخر الانبیاء وان مسجدی آخر المساجد۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا! میں آخر الانبیاء ہوں اور میری مسجد آخر المساجد ہے۔ (صحیح مسلم ج ۱ ص ۴۴۶ مطبوعہ کراچی)

اگر حضور ﷺ کی مسجد آخر المساجد ہونے کے باوجود دوسری مساجد بن سکتی ہیں۔ کہ آپ کے آخر الانبیاء ہونے کے باوجود دوسرے نبی کے آنے میں کیا حرج ہے؟۔

جواب: اسکا جواب یہ ہے کہ آپ کی مسجد آخری مسجد نبوی ہے۔ اس مسجد کے بعد اور مساجد تو بنیں گی مگر مسجد نبوی کوئی نہیں ہوگی۔ نہ آپ کے بعد کوئی نبی بن کر آئے گا۔ اور نہ اسکی طرف منسوب مسجد نبوی ہوگی۔ اس کی تائید اس

حدیث سے ہوتی ہے۔امام بزاز اپنی سند سے لکھتے ہیں!

عن عائشة قالت ۔قال رسول اللّٰہ ﷺ انا خاتم الانبیاء و مسجدی خاتم المساجد۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا! میں خاتم الانبیاء ہوں ۔اور میری مسجد خاتم المساجد ہے۔(کشف الاستار عن زوائد البزار ج۲ص۵۶ مطبوعہ بیروت)

حدیث نمبر۲:

امام ابن ماجہ روایت کرتے ہیں کہ!"حضرت ابن عباس روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابراہیم حضور ﷺ کے صاحبزادے فوت ہوئے تو رسول اللہ ﷺ نے انکی نماز جنازہ پڑھی ۔اور فرمایا انکے لیے جنت میں دودھ پلانے والی ہے ۔اور اگر ابراہیم زندہ رہتے تو سچے نبی ہوتے"۔(سنن ابن ماجہ ص۱۰۸ مطبوعہ کراچی)

منکرین ختم نبوت اس سے استدلال کرتے ہیں کہ آپ کا یہ ارشاد فرمانا کہ "اگر ابراہیم زندہ رہتے تو سچے نبی ہوتے" یہ ظاہر کرتا ہے کہ آپکے بعد نبی کا آنا ممکن ہے ۔جیسے کوئی کہے کہ فلاں کا بیٹا زندہ ہوتا تو ڈاکٹر بن جاتا۔

جواب: منکرین کا یہ استدلال درست نہیں ۔اس لیے کہ مثال کے طور پر کوئی یہ کہے کہ فلاں اگر اللہ کا بیٹا ہوتا تو اسکا عبادت گزار ہوتا ۔یعنی اگر اللہ کے بیٹا ہوگا تو اسکو لازم ہے کہ سب سے پہلے عبادت کرے۔لیکن چونکہ وہ اسکا پہلا عبادت گزار نہیں ہے۔لہذا اللہ کا بیٹا بھی ممکن نہیں ۔اسی قیاس پر ابراہیم کا زندہ رہنا انکے سچے نبی ہونے کو مستلزم ہے ۔لیکن چونکہ آپکے بعد سچا نبی ہونا محال ہے اس لیے ابراہیم کو زندہ نہیں رکھا گیا۔لہذا کوئی دوسرا سچا نبی کیسے ہو سکتا ہے۔

حدیث نمبر۳:

امام بخاری روایت کرتے ہیں کہ!

"حضرت ابو ھریرۃ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔قریب ہے تم میں ابن مریم کا نزول ہو گا۔در آں حالاں کہ وہ نیک حاکم ہونگے۔صلیب توڑیں گے ۔اور خنزیر کو قتل کریں گے ۔اور اسقدر مال بہائیں گے کہ اس کو کوئی شخص قبول نہیں کرے گا۔(بخاری ۱/۴۹۰ طبع کراچی)

منکرین ختم نبوت یہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام جو نبی ہیں انکا

نزول کیسے ہوگا؟۔

جواب:اسکا جواب یہ ہے کہ حضور ﷺ کے بعد کوئی اور نیا نبی مبعوث نہیں ہوگا۔یا پیدا نہیں ہوگا۔حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی پیدائش اور بعثت پہلے ہوچکی ہے۔انکا صرف نزول گا۔اور وہ نبی کی حیثیت سے نہیں بلکہ حضور ﷺ کے امتی کی حیثیت سے ہوگا۔

اب آخر میں مرزا غلام احمد قادیانی کا امتی اور ظلی نبی کی اختراع کا جواب یہ ہے کہ قرآن وسنت میں اسکا کوئی جواز نہیں۔یہ صرف قادیانی تقسیم ہے۔قرآن وسنت میں اسکی کوئی تقسیم نہیں۔اللہ تبارک وتعالیٰ ایسے گمراہوں سے بچنے کی توفیق عطا فرمائے۔

وما توفیقی الا باللہ العلی العظیم۔

☆☆☆☆ ☆☆☆☆ ☆☆☆☆